مسائل وفضائل

ماہِ رمضان وروزہ

مفتیٔ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، علامہ

مولانا مصطفےٰ رضا خان قادری نوری علیہ رحمۃ اللہ

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network

مسائل و فضائل

ماہ رمضان و روزہ

از
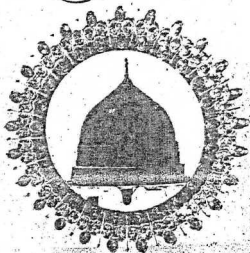
شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتیٔ اعظم

حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلۂ اشاعت

نام کتاب: مسائل وفضائل (ماہ رمضان وروزہ)

مصنف: مفتی اعظم حضرت علامہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری، بریلوی

تصحیح: مولانا مفتی سید شاہد علی حسنی رضوی، رامپوری

تحریک: مولانا الحاج محمد سعید نوری

صفحات: ۱۶

سنہ اشاعت: صفر المظفر ۱۴۲۵ھ/ مارچ ۲۰۰۴ء

کمپوزنگ: مولوی محمد انور رضا بریلوی، عتیق احمد حشمتی پیلی بھیتی

ناشر: رضا اکیڈمی ۲۶ / کامبیکا اسٹریٹ، ممبئی ۳

باہتمام: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ملنے کے پتے

شاہ برکت اللہ اکیڈمی

رضا نگر، سوداگران، بریلی شریف فون نمبر 0581-2552278-2550087

نوری کتب خانہ۔لال مسجد، رامپور شریف ۲۴۴۹۰۱ یوپی انڈیا۔

کتب خانہ امجدیہ ٹیامحل، جامع مسجد، دہلی ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم

مسائلِ ضروریہ رمضان المبارک اور روزے کی فضیلت

یہ ماہ مبارک بڑی برکت اور بہت فضیلت والا ہے مبارک وہ جو اس کی خیر و برکت حاصل کرے اور محروم اور پورا محروم وہ ہے جو اس سے محروم رہے اللہ ورسول کا بہت محبوب ماہ ہے اس کے بیان فضیلت کو یہ بس ہے کہ اس میں سرچشمۂ فضائل و برکات قرآن نازل ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ [1] ماہ رمضان وہ جس میں اتارا گیا قرآن۔

احادیث اس کے فضائل سے گونج رہی ہیں۔ اس میں آسمانِ جنت ورحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں مسلمان کی موت شہادت ہے اس ماہ میں مستحب کام کا ثواب اور ماہ کے فرض جیسا اور فرض ایسا جیسے اور دنوں کے ستر فرض، اس میں ایک رات ایسی ہے جو بفرمانِ قرآن ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے، روزہ کا ثواب بے حساب ہے، روزہ دار کی دعاء بوقت افطار رد نہیں ہوتی اور روزہ دار کے اگلے گناہ بخش

---

[1] پ۲، سورۂ بقر، ع۷، آیت ۱۸۴۔

دیئے جاتے ہیں۔ جنت کا ایک دروازہ ریان روزہ داروں ہی کے لئے ہے۔ بے عذر رمضان میں علی الاعلان کھانے پینے والے کے لئے حاکم اسلام کو قتل کا حکم ہے۔ آہ۔ آج کتنے بے غیرت لوگ برسر بازار رمضان کی حرمت کو پامال کرتے ہیں۔

چاند کی رویت

شعبان سے ذی الحجہ تک ان پانچ ماہ کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْخَيْرِ وَالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى۔

۲۹ر شعبان کو چاند دیکھیں نظر آئے تو روزہ رکھیں ورنہ تیس دن پورے کر کے یوں ہی ۲۹ ر رمضان کو ورنہ تیس دن پورے کر کے عید کریں مَطْلَع صاف نہ ہو تو جنہیں چاند نظر آئے ان پر ادائے شہادت کہ میں نے اس ماہ کا آج چاند دیکھا لازم، جہاں ایسا کوئی نہ ہو جس کے حضور شہادت دیں تو وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے شہادت دیں پھر مسلمان اس شہادت کو مان کر عمل کریں۔ عورت اگر چہ پردہ نشین ہو شہادت کو حاکم اسلام کے یہاں حاضر ہو خط، تار، اشتہار، اخبار، ٹیلیفون، ریڈیو سب بیکار افواہِ بازار یا دو چار کا کہیں سے آکر کہہ دینا کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے۔ سب نا قابلِ اعتبار، رویتِ درکار ورنہ شہادتِ شرعیہ پر مدار مسلمان احکام شرعیہ پر چلیں اور اپنے قیاسات کو دخل

نہ دیں جب قوانینِ شرعیہ پر رمضان کا ہونا ثابت ہوتو روزہ رکھیں۔ جب شوال ہونا ثابت ہو عید کریں۔

روزہ کی حقیقت

دل، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ منہ بند رہے اور اعضاء گناہوں میں مشغول، امساکِ نفس از عصیان (نفس کو گناہوں سے روکنا) یہ روزہ تو ہر روز ہر آن کا ہے رمضان میں اس کے ساتھ دن بھر کھانے پینے جماع سے روکنا (نفس کو) حقیقی روزہ ہے خدا کی رحمت کے قربان کہ فرض محض اتنے سے ادا ہوجاتا ہے کہ نفس کو حلال امور سے روکے مگر جیسے نماز بے خضوع وخشوع بے روح ہے یونھی ایسا روزہ کہ منہ بند ھا اور اعضاء گناہوں میں مشغول۔

روزہ کی نیت

نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے ہر روزہ کے لئے ہر روز نیت لازم ہے۔ نیت زبان سے بہتر ہے۔ الفاظِ نیت شب سے کرے تو کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا۔

میں نے نیت کی کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اللہ تعالیٰ کے لئے۔

اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ۔

میں نے آج اس رمضان کا فرض روزہ اللہ عزوجل کے لئے رکھا۔

یعنی صبح صادق سے نہ صرف اس وقت سے نیت کر کے سوگیا پھر شب میں
اٹھ کر کھایا پیا تو پہلی نیت کافی ہے جدید کی حاجت نہیں۔ سحری نیت ہے جب کہ کھاتے
وقت یہ ارادہ نہ ہو کہ روزہ نہ رکھوں گا۔

سنن و مستحبات

سحری کا وقت صبح صادق تک ہے۔ سحری کھانا سنت وموجب برکت ہے
تاخیر سحری سنت ہے مگر اتنی نہ ہو کہ شک ہوجائے۔ سحری کھا کر اوپر لکھے الفاظ:
نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً– الخ کہنا مستحب ہے سحری ضرور کی جائے اگرچہ ایک
چلو پانی ہی میسر ہو۔

افطار

افطار میں جلدی سنت وموجبِ برکت ہے غروب کا غالب گمان ہونے
پر افطار کرلیا جائے ابر میں جلدی نہ کی جائے نماز سے پہلے افطار کریں
کھجور، چھوارے یہ نہ ہوں تو پانی سے ان تینوں سے درست ہے کھانے میں
مشغول ہو کر نماز میں تاخیر نہ کریں مرد جماعت کھانے کی وجہ سے نہ چھوڑیں آج
کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

وقت افطار یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

تراویح

۲۰ ررکعت ہر شب سنت مؤکدہ ہیں ہر غیر معذور مرد عورت کے لئے مرد کے لئے جماعت بھی سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور مسجد میں جو فضیلت ہے گھر میں جماعت کی وہ فضیلت نہیں۔ نیت سنت تراویح کریں یا قیام اللیل یا سنت وقت کی مطلق صلوٰۃ کی نیت نہ کریں تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے قبلِ وتر پڑھیں یا بعدِ وتر مگر خلاف سے بچنے کو پہلے ہی پڑھیں۔ ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی قدر استراحت مستحب ہے اسی عرصہ میں تین بار پڑھیں:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَللّٰهُمَّ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

چاہیں تو صرف کلمۂ طیبہ یا درود شریف پڑھیں یا سُبْحٰنَ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ کہتے رہیں۔ قیام پر قدرت رکھنے والا بیٹھ کر نہ پڑھے کمزور شخص جس قدر کھڑے ہو کر ادا کر سکے کھڑے ہو کر پڑھے جس نے فرض جماعت سے نہ پڑھی وہ تراویح جماعت سے پڑھ لے وتر تنہا پڑھے تراویح کی قضا نہیں کہ دوسری شب میں آج کی پڑھ لیں گے۔

ختم قرآن کریم

تراویح میں ایک بار سنتِ مؤکدہ ہے، دوبارہ اور فضیلت، سہ بارہ افضل۔ تلاوت قرآنِ پاک پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ حافظ بے اجرت نہ مل سکے تو اس سے وقت مقرر کر کے وقت کی اجرت ٹھہرالیں اور صاف کہہ دیں کہ ختم قرآن کی کوئی اجرت نہ ہوگی پھر اسے بطور انعام جو چاہیں دیں۔ داڑھی منڈانے والے یا حد شرع سے کم کرنے والے فاسق ہیں۔ ان کو امام نہ بنایا جائے مسافر کو روزہ افضل ہے۔ مگر جبکہ اس سے بہت گرانی اور تکان لاحق ہو، یونہی مریض جبکہ اس کا مرض اس سے بڑھے یا دیر پا ہو۔ نابالغ کے پیچھے تراویح جائز نہیں۔

اعتکاف

اکیسویں شب چاندرات تک پچھلے عشرہ اعتکاف مسجد جماعت میں سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی نہ کرے تو سب ملزم ٹھہریں گے۔

مفسدات

قصداً اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے کھایا پیا، جماع کیا، بھول کر کھا پی رہا تھا روزہ یاد آنے پر سحری کھا رہا تھا صبح صادق ہونے پر منہ کا نوالہ یا گھونٹ نگل گیا تو روزہ جاتا رہا قضا و کفارہ دونوں واجب ہوگئے۔ کلی کرنے میں پانی حلق کے نیچے اتر گیا ناک میں پانی ڈالنے میں دماغ پر چڑھ گیا قصداً منہ بھر کھانے یا پت خون کی قے

کی منہ بھرتے خود آئی اور چنے برابر یا زیادہ نگل لی چنے برابر یا زیادہ کھانا دانتوں میں اٹکا تھا نگل گیا ناک میں دوا سڑک لی ۔کان میں دوا یا تیل ڈالا حقنہ لیا صبح صادق کے قریب یا بھولکر جماع میں مشغول تھا ۔صبح ہونے پر یاد آنے پر آلگ نہ ہوا ۔مباشرت فاحشہ کرنے ،بوسہ لینے چھونے سے انزال ہو گیا ۔حقہ بیڑی سگریٹ وغیرہ پینا ۔پان کھانا ۔اگر چہ پیک تھوک دے حلق تک نہ جائے ۔ان تمام صورتوں میں اگر روزہ دار ہونا یاد ہے ۔تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا واجب ہوگئی کفارہ نہیں جن کا روزہ فاسد ہو جائے ان پر اور حیض و نفاس والی پر جب دن میں پاک ہوں نابالغ پر جب دن میں بالغ ہو مسافر پر جب دن میں مقیم ہو واجب ہے کہ پورے دن روزہ دار کی طرح رہیں ۔

مکروھات

جھوٹ ،غیبت ،چغلی ،گالی گلوچ ،کوسنا ،ناحق ایذا دینا ،بیہودہ وفضول بکنا ،چیخنا چلانا ،شطرنج ،جوا ،تاش وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیلنا یا کوئی تماشہ دیکھنا مباشرت فاحشہ عورت کا ہونٹ یا زبان چوسنا ،اگر انزال یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ پانی میں ریاح خارج کرنا ،پچھنے لگوانا ،بے عذر کسی چیز کا چکھنا چبانا ،نیچے خوب زور دیکر استنجا کرنا ،انجکشن لگوانا ،ضعف کے اندیشے کی حالت فصد کھلوانا ، بے عذر کسی چیز کے چکھنے یا چبانے سے مراد ہے یہ کہ حلق کے نیچے نہ جائے ۔شوہر یا

آقا کی بدمزاجی کی وجہ سے نمک چکھنے یا چھوٹے بچے کو کھلانے کے لئے جبکہ غیر روزہ دار نہ ہو یا نرم غذا نہ ہو تو کراہت نہیں، افطار کے وقت کھینچ کر حقہ پینا کہ حو اس میں فتور آجائے حرام ہے۔ ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے اتنی کمزوری ہو جائے کہ روزہ توڑنا پڑے بگمان غالب معمار مزدور وغیرہ اتنا ہی کام کریں کہ روزہ رکھ سکیں، بھولکر کھانے پینے جماع کرنے از خود قئے ہوجانے یا منہ بھر سے کم کرنے یا قئے کے از خود لوٹ جانے یا بلغم کی قئے ہونے خوشبو سونگھنے، سر یا بدن پر تیل ملنے، سرمہ لگانے یا آنکھ میں دوا ڈالنے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں، مسواک کرنا روزے میں بھی سنت ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر

سفر شرعی، مرض بڑھنا یا دودھ پلانا حمل وخوف واکراہ ونقصان عقل و جہاد وایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہونا اب رکھنے پر قادر نہ بظاہر آئندہ قادر ہو سکے گا۔ ہر روزہ کے بدلے فدیہ دے۔ اگر گرمیوں میں نہ رکھ سکتا ہو تو اب افطار کرے جاڑوں میں روزہ رکھے۔ فدیہ دیتا رہا۔ پھر قادر ہوگیا تو قضا لازم۔ فدیہ صدقہ نفل ہوگیا۔

روزہ کا فدیہ

ہر روزہ کے بدلے ہر روز دونوں وقت مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا یا صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دینا۔

روزہ کا کفارہ

باندی غلام آزاد کرنا (یہ یہاں کہاں) یہ نہیں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھنا اس کی بھی طاقت نہ ہو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

صدقۂ فطر

مالکِ نصاب پر واجب ہے کہ اپنے اور اپنے بچوں کی طرف سے بریلی کی پکی تول سو کے سیر سے گیہوں پونے دوسیر اٹھنی بھر اوپر مسکین کو دے یا جو ساڑھے تین سیر ایک روپیہ بھر، قیمت بھی دے سکتا ہے اور یہی احسن ہے۔ صبح کو شب کا مطلقاً چھٹا یا ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے منتہائے سحری لکھ دیتے ہیں۔ اور یہ خلاف سنت ہے۔ حدِ مُدتول سے گیہوں ۲ رکلو ۴۵ رگرام اور جو ۴ رکلو ۹۰ رگرام ہے۔

روزہ شک

اگر ۲۹ رشعبان کو بوجہ ابر وغبار رویت نہ ہو تو اگلے دن ۳۰ رشعبان ہی سمجھی جائے جب تک کہ ثبوتِ شرعی سے رویتِ ہلال ثابت نہ ہو تمام لوگ ضحوۂ کبریٰ تک کہ بریلی میں ۱۱ ربجکر ۴۱ رمنٹ پر ہے۔ بے نیت روزہ مثل روزہ دار رہیں۔ اگر ضحوۂ کبریٰ سے پہلے شرعاً رویت ثابت ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں اور اس کے بعد رویت ثابت ہو اگرچہ بعدِ رمضان تو

بعدِ رمضان ایک روزہ رکھیں۔ خواص اس دن کھالی نفل کی نیت سے روزہ رکھیں۔ یہ وہم بھی نہ لائیں کہ اگر آج رمضان ہے تو ہمارا یہ روزہ فرض ہے۔ نرے نفل کا قصد ہو۔ اگر ثبوت صحیح شرعی سے اس کا روزہ ثابت ہو جائے تو یہ روزہ خود ہی رمضان میں محسوب ہوگا۔

ترکیب نماز عید الفطر

پہلے یوں نیت کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر کی واجب، چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اس امام کے پیچھے کعبہ شریف کی طرف منھ کر کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پھر کانوں تک ہاتھ لے جا کر تکبیر پڑھ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر دو مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے جا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور بطریق معہود ایک رکعت پڑھے۔ دوسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے جا کر تکبیر کہتا ہوا چھوڑ دے اور چوتھی مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے گئے بغیر تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور حسب دستور نماز پوری کرے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے تمام مقتدی سنیں اور خاموش رہیں۔ خواہ خطیب کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے بعد خطبہ دعا مانگیں۔ سلام مصافحہ معانقہ کریں۔

فتویٰ

استفتاء:- اگر کسی شخص کے خون میں بہت زیادہ گرمی ہے اگر وہ روزہ رکھتا ہے تو اس کو بہت نقصان بڑھ جاتا ہے جس سے خون اور بدن اور زیادہ خراب ہو جائے گا تو ایسی صورت میں کیا کرے اور اگر اس شخص پر پہلے قضا کے بھی روزہ رکھنا واجب ہیں اور علاوہ اس کے آئندہ روزہ رکھنا ہیں تو ایسی صورت میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیا ایک آدمی کو روزانہ کھانا کھلانے سے اپنے پچھلے روزوں کا کفارہ ہوسکتا ہے یا ایک سیر کچھ چھٹانک جیسا کہ دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر کفارہ ہوسکتا ہے یا کوئی اتنا غریب ہے کہ وہ تعداد ادا نہیں کرسکتا تو اس شکل میں ایک آدمی کو کھانا روزانہ کھلانے سے کفارہ ہوسکتا ہے۔ روزہ رکھنے کی شکل میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے جس سے خون اور بدن دونوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے جس سے بدن بگڑ جائے گا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

شہر کہنہ از مکان مصطفےٰ علی خاں بریلی

الجواب:-

جب واقعی روزہ سے نقصان کا اندیشہ صحیح ہو جو تجربہ یا حکیم حاذق غیر فاسق کے یہاں سے معلوم ہو تو قضا کی رخصت ہوگی۔ اگر پچھلے اور ان روزوں کا جواب قضا کرے فدیہ دے اچھا ہے مگر جب صحیح تندرست ہو جائے تو پھر قضا ادا کرے فقط ایک آدمی کو کھانا کھلانے سے فدیہ ادا نہ ہوگا کہ روزے کا فدیہ بریلی کی تول سے (گیہوں) پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر کے ہوں فی روزہ ہے۔ اتنا فی روزہ دے خواہ

ایک کوخواہ چندکوتقسیم کردے واللہ تعالیٰ اعلم۔عالمگیری میں ہے۔ المریض اذا خاف علی نفسه التلف اوذهاب عضو يفطر با الاجماع . وان خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عند نا وعليه القضاء اذاافطر كذا فى المحيط ثم معرفة ذلك باجتها دالمريض غير مجرد الو هم بل هو غلبة ظن عن امارة اوتجربة رية اوباخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق كذافى فتح القدير، والصحيح الذى يخشى ان يمرض بالصوم فهو كالمر يض هكذافى التبيين. اگر مرض برابر رہے یہاں تک کہ موت آجائے اس صورت میں قضاء لازم ہی نہ ہوگی ورنہ اتنے دن کی لازم ہوگی جتنے دن صحت کے وقت موت تک ملیں گے۔

اس صورت میں کہ مریض صحت پائی اور قضا نہ کی کہ موت کی گھڑی آئی۔لازم ہے کہ وصیت فدیہ کرے اس کے ولی پرلازم ہوگا کہ جتنے دن کے روزوں کی (قضا) اس کے ذمہ لازم ہے ہرایک مسکین کونصف صاع گیہوں وہی پونے دوسیر اٹھنی بھراوپر دے یاایک صاع جو وغیرہ اگر مرنے والے نے وصیت نہ کی اور وارث اس کی طرف سے تبرعاً دے تو یہ بھی جائز ہے مگر بے وصیت ورثہ پرلازم نہ ہوگا۔ عالمگیریہ میں ہے۔لو فات صوم رمضان بعذر المرض اوالسفر واستدام المرض والسفر حتى مات لا قضاء عليه لكنه ان اوصى بان يطعم عنه صحت وصيته وان لم تحب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فان برى المريض اوقد م المسافروادرك من الوقت بقدرما فاته فيلزمه قضاء جميع ما ادرك فان لم يصم حتى ادركه الموت

فعليه ان يوصى بالفدية كذا في البدائع ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكينا نصف صاع من براوصاعاً من تمراو صاعاً من شعير كذا فى الهداية فان لم يوص وتبرع عنه الورثة جازولا يلزمهم من غيرايصاء والله تعالىٰ اعلم۔ غریب ہے کہ روز نصف صاع گندم نہیں دے سکتا تو جتنے پر قادر ہوا اتنا دے جب نصف صاع گیہوں دیگا ایک روزے کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ فدیہ دینے پر قدرت رکھے اور ایک ساسب کا دے دے تو بھی ہوسکتا ہے اور مؤخر کرکے کہ رمضان کے بعد قدرت پائے دے دے یہ بھی ہوسکتا ہے یوں ہی باقساط واللہ تعالیٰ اعلم۔

استفتاء:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا ایک دوست عرصہ سے باہر تھا اتفاق سے ملاقات ہوئی آپس میں خوشی وخرمی کے ساتھ مصافحہ ومعانقہ کئے غلبۂ محبت اس قدر بڑھا کہ زید بے خود ہوگیا اور فوراً انزال ہوگیا بحالت روزہ زید کہتا ہے کہ میرا کوئی خیال فاسد نہ تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو متحیر ہوگیا آیا زید اور اس کے دوست پر کفارہ ہے یا نہیں۔ روزہ میں خرابی آئی یا نہیں زید اس کے دوست دونوں غریب ومفلس ہیں اور بیمار بھی ہیں خلاصہ حکم شرع ارشاد فرمائیں۔

از بریلی محمد جان پنجابی (مورخہ ۲۵ / رمضان ۵۷ھ)

الجواب:-

اس صورت میں جسے مصافحہ یا معانقہ سے انزال ہوگیا اس کا روزہ فاسد ہو گیا اس پر اس کی قضا لازم کفارہ کا حکم نہیں اگر چہ مصافحہ معانقہ نہیں بشہوت بوسہ یا

مباشرت فاحشہ بھی ہوتی ہو تی عالمگیریہ میں ہے۔ اذاقبل امرأتہ وانزل فسد صومہ من غیر کفارۃ کذا فی المحیط وکذافی تقبیل الامۃ والغلام.........والمس والمبا شرۃ والمصافحہ والمعانقۃ کالقبلۃ کذا فی البحر الرائق۔ ہدایہ میں فرمایا۔ وان انزل بقبلۃ اولمس فعلیہ القضاء دون الکفارۃ لوجود معنی الجماع ووجود المنافی صورۃ او معنی یکفی لایجاب القضاء احتیاطاً اما الکفارۃ فتفتقر الی کمال الجنایۃ لا نھا تندرئ بالشبھات کالحدود۔ فتح القدیر میں ہے۔ قولہ اما الکفارۃ الخ فکانت عقوبۃ وھی اعلی عقوبۃ للا فطار فی الدنیا فیتو قف لزومھا علی کمال الجنایۃ ولو قال با لواوکانا تعلیلین وھوا حسن ویکون نفس قولہ تفتقرالی کمال الجنایۃ تعلیلا ای لا تجب لا نھا تفتقر الی کمال الجنایۃ اذکانت اعلی العقوبات فی ھذاالباب ولا نھا تندرئ با لشبھات وفی کون ذلک مفطر اشبھۃ حیث کان معنی الجماع لا صورتہ فلا تجب۔ عنایہ میں ہے۔ لان لکفارۃ اعلی عقوبات المفطر لا فطارہ فلا یعاقب بھا الا بعد بلوغ الجنایۃ نھا یتھا ولم تبلغ نھا یتھا لان ھھنا جنا یۃ من جنسھا ابلغ منھا وھی الجماع صورۃً ومعنیً۔ ہدایہ میں ہے۔ ولمباشرۃ الفاحشہ مثل التقبیل۔ واللہ تعا تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ